© rasailojaraid.com

دُودھ پلانے کے احکام

شوہر و بیوی میں جُدائی کے بعد دودھ پینے والے بچّے کا مسئلہ سامنے آتا ہے کہ اس کو "ماں" دودھ پلائے یا باپ علیحدہ سے انتظام کرے۔ سبھی ڈاکٹروں اور طبیبوں کا اتفاق ہے کہ ماں کے دودھ میں بچّہ کے لیے جس قدر فائدے ہیں وہ کسی اور کے دودھ میں نہیں ہیں۔ پھر ماں کی مامتا بچّہ کو جو کچھ دیتی ہے دنیا کی کوئی چیز اِس کا بدل نہیں ہو سکتی ہے۔ جُدائی کے بعد بچہ کو ماں کے دودھ اور اس کی مامتا سے محروم کر دینا کسی طرح قرین انصاف نہیں ہے۔ آگے کی آیتوں میں دودھ پلانے ہی سے متعلق حکم و احکام ہیں۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ
ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

"اور مائیں پورے دو سال اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔ یہ حکم اس کے لیے ہے جو دودھ پلانے کی مدّت پوری کرنا چاہے۔ اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا کھانا کپڑا ہے جو کچھ طے ہو جائے۔ کسی کو اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے، نہ ماں کو اس کے بچّہ کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور نہ باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے تکلیف دی جائے۔ اگر باپ نہ ہو تو اس کے وارث کے ذمہ کھانا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کپڑا ہے جیسے باپ کے ذمہ تھا [۱] پھر اگر دونوں اپنی رضامندی اور مشورہ سے دودھ چھڑانا چاہیں (کم مدت میں) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اگر تم ماں کے علاوہ کسی اور سے اپنی اولاد کو دودھ پلانا چاہو تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے، بشرطیکہ ماں کو وہ ادا کر دو جو اس کو دینا طے کیا ہے [۲] اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے [۳]۔

---

[۱] دودھ پلانے کی اصلی حقدار بچّہ کی ماں ہے۔ اگر کوئی مجبوری ہو یا دودھ میں خرابی ہو تو دوسری عورت پلائے۔ اس مدت میں دودھ پلانے والی کے اخراجات باپ کے ذمہ ہیں، چاہے بچہ کی ماں دودھ پلائے یا دوسری عورت پلائے۔ اخراجات لینے اور دینے میں کسی پر زیادتی نہ ہونی چاہیئے۔ جو کچھ آپس میں طے ہو جائے یا جو مقدار دینے کا رواج ہو اسی کی دونوں کو پابندی کرنی چاہیئے۔ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں اخراجات کی ذمہ داری وارثوں پر ہے۔

[۲] دودھ پلانے کی پوری مدت دو سال ہے۔ آپس کی رضامندی سے اگر درمیان میں چھڑانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح ماں کے علاوہ دوسری عورت سے پلانا چاہے تو ماں کو جو کچھ دینا طے ہو جائے اس کی ادائیگی ضروری ہے۔ اس کے بعد ہی دوسری عورت سے دودھ پلانے کی اجازت ہے۔

بقیہ: "حکمتِ اقبال"

نظریاتی جماعتوں کی مزاحمت کے بغیر آزادی سے نوعِ انسانی کے ارتقاء کو جاری رکھ سکے اور ان کو حسن و کمال کی انتہا تک پہنچا سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نبی کا نظریۂ حیات یا قانونِ شریعت وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو اس کی اپنی عملی زندگی کی مثال میں پوری طرح سے سمویا ہوا نظر آئے۔ جو کام ایک نبی اپنی عملی زندگی میں خود نہ کر سکا ہو وہ اس کے ماننے والے فقط اس کی زبانی نصیحت کی بنا پر کر لینے کا داعیہ نہیں پاتے اور وہ کام بجا طور پر اس کی تعلیمات سے عملاً خارج سمجھ لیا جاتا ہے۔

© rasailojaraid.com